پھیلایا۔ گا اگر کسی اقدام کی ضرورت تھی، تو وہ کیا گیا۔ کسی بھی زیرِ زمین کام کی انجام دہی کے لیے رسد کے روابط وغیرہ کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔"

صدر ریگن نے جو ایک آئرش کیتھولک مزدور اور پروٹسٹنٹ ماں کے بیٹے ہیں، پوپ کے ساتھ قریب ترین روابط استوار کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں ریگن نے ہولی سی کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیے۔ یہ ایک ایسا اقدام تھا جس کے بارے میں اُن کے کسی پیش رو نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

برن سٹائن کے الفاظ میں "ایک دُنیوی سپر پاور اور ایک روحانی سپر پاور کے درمیان" قائم شدہ اتحاد بھرپور باہمی تعاون پر مبنی تھا اور یہ اتحاد فریقین کے لیے مفید تھا۔ "۱۹۸۱ء کے موسم بہار سے لے کر آخر تک ریگن انتظامیہ نے پوپ اور وہائٹ ہاؤس کے درمیان اعلیٰ ترین سطح پر معلومات کے تبادلے کا سلسلہ قائم رکھا۔ پوپ کو کیسی اور ورنر والٹرز (سی-آئی-اے کے ایک سابق ڈپٹی ڈائریکٹر) نے پورے تسلسل کے ساتھ باخبر رکھا۔

باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کے لیے والٹرز اور کیسی نے چھ سال کے عرصے میں تقریباً ۱۵ بار پوپ سے "خفیہ ملاقاتیں" کیں۔ وہ پوپ کو امریکہ کے "ازحد خفیہ" راز دیتے اور پوپ سے وہ اطلاعات حاصل کرتے تھے جو پوپ اپنے سفارتی ایجنٹوں اور پادریوں کے وسیع نیٹ ورک کے توسط سے حاصل کرتے تھے۔ پوپ سے اپنی ملاقات کے بعد والٹرز وہائٹ ہاؤس، سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور سی-آئی-اے کو تار بھیج کر باخبر رکھتا تھا۔ ان تاروں کے مطالعے سے پوپ اور والٹرز کے درمیان زیرِ بحث موضوعات کی جو فہرست بنتی ہے، برن سٹائن کے الفاظ میں، یہ پریشان کر دینے والی ہے۔ برن سٹائن نے ۷۵ سے زیادہ موضوعات پر پھیلی ہوئی فہرست دی ہے، اس کے کچھ موضوعات یہ ہیں۔

"پولینڈ، وسطی امریکہ، دہشت گردی، چلی کی داخلی سیاست، چلی کی عسکری قوت، لبریشن تھیالوجی، ارجنٹائن، لیونڈ برزنیف کی صحت، پاکستان کی نیوکلیائی قوت بننے کی خواہش، یورپ میں روایتی عسکری قوت، یوکرین میں حکمران طبقے سے اختلاف رائے، مشرقِ وسطیٰ کے مذاکرات، سری لنکا میں تشدد، امریکی اور سوویت نیوکلیائی اسلحہ، لتھوینیا، کیمیائی اسلحہ، نئی سوویت ٹیکنالوجی، لیبیا، لبنان، افریقہ کا قحط، چاڈ اور فرانس کی خارجہ پالیسی وغیرہ"

انکل سام کی اسلام مخالف پالیسیوں میں پوپ کی حمایت کا واضح اظہار اس فہرست میں موجود ہے۔ پوپ نے حال ہی میں افریقہ بالخصوص جنوبی سوڈان کے جو دورے کیے ہیں اور کارٹر نے بھی انہی علاقوں کا دورہ کیا تھا، ان سب کو متذکرہ فہرست کی روشنی میں دیکھنا چاہیے۔

اگر برن سٹائن کے الزامات جو دستاویزی ثبوتوں پر مبنی ہیں، درست مان لیے جائیں، اور بظاہر کوئی سبب نہیں کہ انہیں درست تسلیم نہ کیا جائے تو اس صورت حال میں پوپ جان پال دوم کی طرف سے آئے دن مسلم - مسیحی مکالمے کے لیے کی جانے والی اپیلوں پر ذرہ بھر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔---